بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، أَمَّا بَعْدُ:

062. سورة الجمعة

التّفسیر المُیسّر کا درس جاری ہے اور ہم جزء ﴿قَدْ سَمِعَ﴾ کی تفسیر کر رہے ہیں، اور آج کی نشست میں سورة الجمعة کی تفسیر بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

﴿يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝١﴾ [الجمعة: 1]

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ تعالیٰ واحد ہے تمام چیزوں کا بادشاہ ہے جو بغیر کسی منازع کے تدبیر کرتا ہے تصرف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر نقص اور عیب سے پاک ہے قدوس ہے، اور عزیز اور غالب ہے (عزت والا غالب ہے) کوئی اسے عاجز نہیں کر سکتا، وہ بڑی حکمت والا ہے اپنی تدبیر میں اور خلق میں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝٢﴾ [الجمعة: 2]

اللہ تعالیٰ نے ہی ان پڑھ عرب میں (یا عربیوں میں) اُن ہی میں سے رسول بھیجا جن کے پاس نہ کوئی کتاب تھی اور نہ ہی کوئی اُثر یا پیغام تھا پہلے، اُن ہی میں سے رسول بھیجا تمام لوگوں کے لیے جو اُن پر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے، اُن کو باطل اور فاسد عقائد سے اور بُرے اخلاق سے پاک کرتا ہے (برائیوں سے پاک کرتا ہے یعنی) اور اُن کو تعلیم دیتا ہے

قرآن اور سنت کی، جبکہ اس سے پہلے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے وہ حق سے دور تھے اور منحرف تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳﴾[الجمعة: 3]

اور اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کے لیے بھی یا ایسی قوم جو ابھی تک نہیں آئی جو اُن کے بعد میں آئے گی اُن کے لیے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے جو اِن لوگوں کے بعد میں آئیں گے، اور اللہ تعالیٰ واحد ہے عزت والا غالب ہے تمام چیزوں پر، اور اپنے اقوال اور افعال میں خوب حکمت والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴﴾[الجمعة: 4]

یہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب اُمت میں مبعوث فرمایا ہے اور ان کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے بندوں میں سے اس احسان سے نواز دے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵﴾[الجمعة: 5]

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی تشبیہ دی ہے جن یہودیوں پر اللہ تعالیٰ نے تورات نازل کی ہے اور اُن کو حکم دیا ہے یعنی اس پر عمل کرنے کا اور انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا، اللہ تعالیٰ نے اِن یہودیوں کی مثال دی ہے گدھوں کی مثال، وہ گدھا جو کتابیں تو اُٹھاتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اُن کتابوں میں کیا ہے، بہت ہی بُری مثال ہے قبیح مثال ہے یہ اُن لوگوں کی

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہے اور ان سے فائدہ حاصل نہیں کیا، اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو کبھی بھی ہدایت کی توفیق نہیں دیتا، وہ ظالم جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے تجاوز کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے خارج ہو جاتے ہیں۔

یہ قاعدہ پہلے بیان کر چکا ہوں ﴿وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾: جب تک ظلم ہے تو ہدایت سے دوری ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو توفیق نہیں دیتا، جب ظلم سے توبہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ توفیق بھی دیتا ہے ہدایت کی طرف۔

اور یہودیوں کا یہی راستہ رہا ہے (نعوذ باللہ) اور یہ بہت ہی سخت مثال ہے!

اور حقیقتاً یہودی ایسا کرتے ہیں، کتابیں تو بہت ہیں لیکن اُن کتابوں سے اُن کو فائدہ نہیں ہوا، تورات اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب ہے اُس سے فائدہ حاصل نہیں کیا، عمل کرنے کا حکم تھا جیسا عمل کرنا تھا ویسا عمل نہیں کیا تحریف کر ڈالی، اور اپنی من مانی کرتے رہے (نعوذ باللہ)، اس لیے سخت مثال اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے بیان فرمائی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۶﴾ [الجمعة: 6]

ان یہودیوں کے تعلق سے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کہہ دیں ان یہودیوں کو جو اس تحریف شدہ ملت کو تھامے ہوئے ہیں، اگر تم یہ دعویٰ کرتے ہو یہ جھوٹا دعویٰ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو دوسروں کے علاوہ (یعنی دوسرے لوگوں کے علاوہ تم اللہ کے پیارے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرتا ہے، اگر تم یہ جھوٹا دعویٰ کرتے ہو) ''فتمنّوا الموت'': بس موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو اپنے اس دعوے میں۔

جانتے ہیں کیوں یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؟ یعنی اگر تم یہ دعویٰ کرتے ہو اور حقیقتاً یہ جھوٹا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے پیارے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرتا ہے تو پھر موت کی تمنا کرو، اگر مر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں خیر، جنت اور انعام سے نوازے گا نا۔ سچ ہے کہ نہیں؟ لیکن سچ بات کیا ہے؟ وہ خود بھی جانتے ہیں کہ وہ جھوٹے ہیں۔

پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ [الجمعة: 7]

یہ یہودی جو ہیں یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے کیونکہ یہ ترجیح دیتے ہیں زندگی کو آخرت پر (دنیا کو آخرت پر)، اور اللہ تعالیٰ کی سزا سے بھی ڈرتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے اعمال جو آگے بھیجے ہیں وہ بہت بُرے ہیں۔

(وہ خود بھی جانتے ہیں کہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا اُن لوگوں نے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ انہوں نے کیا کیا، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کیسے جھٹلایا ہے، تورات کے تعلق سے کیا کیا ہے کیسے تحریف کی ہے، اللہ تعالیٰ کے جو اولیاء ہیں اللہ تعالیٰ کے جو انبیاء ہیں اُن کے ساتھ ان کا کیا طریقہ رہا ہے، کس طریقے سے اِن لوگوں نے سختی سے کام لیا ہے، تو اُن کے اعمال تو اچھے نہیں ہیں وہ بھی جانتے ہیں، اور یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے پیارے ہیں۔

پیارے ہیں تو پھر موت کی تمنا کرو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کے لیے تیار کر رکھا ہے آخرت میں وہ بھی تمہیں فوراً مل جائے گا لیکن وہ یقیناً جانتے ہیں کبھی بھی وہ موت کی تمنا نہیں کریں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جو آگے بھیج چکے ہیں اعمال میں سے اُن میں کوئی اُن کے لیے خیر نہیں ہے محض جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں، دعوے کے سوا اُن کے پاس کچھ نہیں ہے (سبحان اللہ)، دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کس طریقے سے ان کے جھوٹے دعوے کو واضح کر دیا ہے) اور کھول کر رکھ دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز اُن کے ظلم میں سے مخفی نہیں ہے۔

(اپنے نفس پر ظلم کرنا، دوسروں پر ظلم کرنا، ذرّہ برابر چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں ہے، سچ تو یہ ہے کہ تم ہو ظالم اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو کبھی پسند نہیں کرتا ہے، اور تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں تو موت کی تمنا کرو بات واضح ہو جائے گی، اور یہ بھی حقیقت ہے کہ یہودی موت سے سب سے زیادہ ڈرنے والے ہیں اور زندگی سے سب سے زیادہ چمٹنے والے ہیں (دنیا سے)، سبحان اللہ)۔

پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اب حقیقت موت کے تعلق سے:

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾﴾ [الجمعة: 8]

اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان کو کہیں! کہ بے شک جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو یقیناً تمہیں مل کر رہے گی (موت سے کوئی فرار نہیں ہو سکتا یہ حقیقت ہے) جب تمہارا وقت مقرر ہو گا تو موت تمہیں آ کر رہے گی پھر تم واپس لوٹائے جاؤ گے اُس کی طرف جو خوب جانتا ہے پوشیدہ کو غیب کو اور حاضر کو، پس تمہیں وہ خبر دے گا جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے، اور تمہارا احساب بھی لے گا، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ اُن کو خبر دے گا اُن کے اعمال کے تعلق سے جو پہلے آگے بھیج چکے ہیں جن سے وہ خود بھی خوف زدہ ہیں دنیا میں اس لیے موت کی تمنا نہیں کرتے، جب اللہ تعالیٰ خبر دے گا کہ یہ تمہارے اعمال ہیں جو تم کیا کرتے تھے اور اُن کا حساب بھی لے گا تب اُن کو پتہ چلے گا کہ حقیقت کیا ہے (سبحان اللہ)۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾﴾ [الجمعة: 9]

اے ایمان والو! وہ جنہوں نے تصدیق کی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، اور اللہ تعالیٰ کی شریعت پر عمل پیرا ہوئے، جب مؤذن جمعہ کی نماز کے لیے آذان دے اور بلائے تو خطبے کو سننے کے لیے اور جمعے کی نماز کو ادا کرنے کے لیے جلدی کرو، اور چھوڑ دو خرید و فروخت کو، اور ہر چیز کو جو تمہیں جمعہ کے خطبے سے اور جمعہ نماز سے مشغول (مصروف) کر دے، یہ جو تمہیں حکم دیا گیا ہے اسی میں تمہارے لیے خیر ہے کیونکہ اسی میں ہی تمہارے گناہوں کی مغفرت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُجر و ثواب ہے، اگر تم جانتے ہو کہ تمہاری مصلحت کس چیز میں ہے تو بس وہی عمل کرو جس کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے۔ اور اس آیت میں جمعہ کی نماز پڑھنے کی اور خطبے کو سننے کے وجوب کی دلیل ہے، یہ واجب ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ [الجمعة: 10]

پس جب تم خطبہ سن لو اور نماز بھی (یعنی جمعہ کی نماز) پڑھ لو تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے رزق کی تلاش کرو سعی کرو، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اپنے ہر حال میں تاکہ تم دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر لو۔

(اللہ تعالیٰ کا ذکر نماز میں، مسجد میں مسجد کے باہر، خرید وفروخت کے وقت، ہر حال میں (سبحان اللہ)، اور ذکر کثیر یہ بہت انعام اور احسان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور سب سے آسان عبادت جس کا اُجر وثواب بہت ہی زیادہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، وضو کی ضرورت نہیں کسی خاص وقت کی پابندی نہیں کسی خاص جگہ کی قید نہیں، جب چاہیں جس وقت چاہیں جس صورت میں جس حال میں چاہیں آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں (سبحان اللہ)، اس لیے جو فلاح چاہتا ہے تو کثرت سے ذکر کرے بشرطیکہ اُس کے پاس اساس ہو اور اساس ہے توحید اور سنت، اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو ان دونوں بڑی نعمتوں سے نوازا ہے، واللہ! موحد ہے متبع سنت ہے تو فلاح اُس کے بہت ہی قریب ہے، اساس اُس کے پاس ہے اور وہ ترقی کرنا چاہتا ہے نا اگر اس فلاح میں تو پھر ذکر کثیر سے کام لے اور دیکھیں کہ اُس کے لیے بھلائی کے راستے کیسے آسان ہوتے ہیں)۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝﴾ [الجمعة: 11]

اور جب یہ لوگ یعنی بعض مسلمانوں میں سے دیکھتے ہیں تجارت میں سے کوئی چیز یا کھیل اور تماشے میں سے، یاد دنیا کی زینت میں سے کوئی چیز تو اس کی طرف چلے جاتے ہیں اور آپ کو منبر پر قائم چھوڑ دیتے ہیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے، آپ ان سے کہیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو اللہ

تعالیٰ کے ہاں اُجر و ثواب ہے وہ اس کھیل تماشے اور تجارت سے زیادہ فائدہ مند ہے، اور اللہ تعالیٰ واحد ہی سب سے بہتر رزق عطا کرنے والا ہے پس اسی سے ہی رزق کو طلب کرو، اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے ہی طاعت سے ہی اللہ تعالیٰ کا رزق طلب کرو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا اور آخرت کی خیر اور بھلائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی مدد سے ہی اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہو حاصل کرتے رہو کیونکہ وہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ﴿وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (واللہ اُعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (062.سورۃ الجمعۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio